داڑھی

ایک اسلامی شعار

حبِ رسول کا اظہار

مومن کے چہرے کی رونق

بارُعب شخصیت کی پہچان

مسلمان کے چہرے کی زینت

مسلمان کی ظاہری علامت

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب مہاجر مدنی مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

تعارف

اس مضمون میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں ڈاڑھی کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ڈاڑھی مونڈنے والوں کی کج بحثی اور کٹ حجتی کا مکمل طریقہ پر جواب دیا ہے اور مسلمانوں کو غیرت دلائی ہے اور بتایا ہے کہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی اتباع کرنا ایمانی تقاضوں کے خلاف ہے، آخر میں مونچھیں بڑھانے اور تراشنے کے بارے میں بھی احادیث درج کر دی ہیں۔

عاشق الٰہی برنی مہاجر مدنی
(مدینہ منورہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاڑھیاں بڑھانے کا حکم

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کے آخری رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین بھی کامل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ہی کچھ بتایا ہے، عبادات کی بھی تعلیم دی اور امت کے ظاہر و باطن کو آراستہ فرمایا، باطن کیسا ہو؟ یہ بھی بتایا، ظاہر کیسا ہو؟ یہ بھی سمجھایا، لباس، وضع قطع، شکل و صورت کیسی ہو؟ اس کو بھی واضح فرمایا، کافروں سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا اور مسلمانوں کے لئے ایسا یونیفارم عطا فرمایا کہ مومن اور کافر کے درمیان دیکھنے ہی سے امتیاز ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن امور کی تعلیم دی، اور جن کاموں کی تاکید فرمائی، ان میں ڈاڑھی بڑھانا بھی ہے، اور مونچھیں تراشنا بھی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو، اور ڈاڑھیوں کو اچھی طرح بڑھاؤ۔ (بخاری شریف) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مونچھوں کو کاٹو، اور داڑھیوں کو لٹکاؤ، اور مجوسی (یعنی آتش پرستوں) کی مخالفت کرو (مسلم شریف) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو، اور داڑھیوں کو اچھی طرح بڑھاؤ، اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

ان سب روایات سے مونچھوں کو کاٹنے اور داڑھیوں کو اچھی طرح بڑھانے اور یہود اور مجوسی کی مخالفت کرنے کا حکم معلوم ہوا۔ ایک مسلمان کے لئے یہ کافی ہے کہ اسے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مل جائے، اور اس پر عمل کرے، دنیا اور اہل دنیا اور کافروں کی طرف نہ دیکھے کہ ان کا لباس کیسا ہے اور وضع قطع کیسی ہے۔ جب پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کو اچھی طرح بڑھانے کا حکم دیدیا، اور خود بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی داڑھی رکھی تو اب کسی مسلمان کے لئے اس کے خلاف راہ اختیار کرنے کا کہاں موقعہ رہا؟ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کا بھی حکم دیا ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان فرمادیں کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، سورہ آل عمران میں فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

لاَ يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ اگر اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائیں گے، اور تمہارے گناہوں کو بخش دیں گے، اور اللہ غفور رحیم ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ اطاعت کرو اللہ اور رسول کی، سو اگر روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ (آل عمران : ۳۱-۳۲)

داڑھی رکھنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع بھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مظاہرہ بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے۔ ان سے داڑھی کا واجب ہونا ظاہر ہے اور داڑھی مسلمان کا یونیفارم بھی ہے اور اللہ سے محبت کا مظاہرہ بھی ہے لیکن دور حاضر کے مسلمانوں پر ایسی وحشت سوار ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا ذرا بھی دھیان نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مختلف ممالک کے بادشاہوں کو دعوت اسلام کے بارے میں خطوط لکھے تو ان میں ایک خط کسریٰ شاہ فارس کے نام بھی تھا، اس کے پاس جب نامہ مبارک پہنچا تو اس کو پھاڑ دیا اور اپنے گورنر کو ــــ جو یمن کا حاکم تھا۔ لکھا کہ دو مضبوط آدمیوں کو حجاز بھیجو، جو اس شخص کو لے کر آئیں، جس نے مجھے یہ خط

لکھا ہے۔ اس نے دو آدمی بھیجے، جو مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھنا گوارا نہیں فرمایا، اور فرمایا کہ تمہارے لئے ہلاکت ہے، تمہیں کس نے اس بات کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے رب نے یہ حکم دیا ہے (رب سے ان کی مراد ان کا بادشاہ یعنی کسریٰ تھا) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میرے رب نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کاٹنے کا حکم دیا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ بے شک میرے رب نے گذشتہ رات تمہارے رب کو قتل کر دیا، اور اس کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط فرما دیا، جس نے اسے مار ڈالا، یہ سن کر وہ دونوں آدمی واپس چلے گئے۔ یہ واقعہ حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ص ۲۶۹ ج ۳ میں ذکر کیا ہے۔ اور حافظ ابن الجوزی نے بھی اپنی کتاب الوفاء باحوال المصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھا ہے

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی داڑھی منڈی ہوئی دیکھ کر ان پر نظر ڈالنا بھی گوارا نہ فرمایا، بوڑھے بوڑھے لوگ داڑھی مونڈتے ہیں گال پچکے ہوئے ہیں داڑھی بھی مونڈ کر اپنی اسلامی صورت کو مسخ کر کے نصرانیوں اور دیگر مشرکوں کی صورت بنا لیتے ہیں، بیویاں بوڑھی ہو چکی ہیں یا مر چکی ہیں، ان کے سامنے جوان بن کر آنے کا بہانہ بھی نہ رہا۔ قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں، لیکن داڑھی مونڈانے سے باز نہیں آتے۔

بہت سے لوگ بیویوں سے مرعوب ہیں، ان کو خوش رکھنے کے لئے داڑھی مونڈتے ہیں، بیویوں کے حکم اور خواہش کے مطابق زندگی گزارنا منظور ہے، لیکن اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا اور انبیاء، اولیاء اور صالحین کی صورت اختیار کرنا گوارا نہیں، یہ کیسا دین وایمان ہے کہ عورت کی خواہش پر سب کچھ قربان ہے؟

داڑھی مونڈنے والوں کے مختلف حیلے اور بہانے

بہت سے لوگ داڑھی مونڈتے ہیں، اور نصیحت کی جائے تو گناہ کا اقرار کرنے کے بجائے کٹ حجتی پر اتر آتے ہیں، اگر گناہ نہیں چھوڑتے تو گناہ کا اقرار تو کرو، اگر گناہ کا اقرار ہوگا تو کبھی توبہ کی توفیق بھی ہو جائے گی، اگر گناہ کو گناہ نہ سمجھا تو ہمیشہ گناہ میں رہیں گے، اور اسی پر مریں گے۔

داڑھی منڈوں کی متعدد جاہلانہ دلیلیں سننے میں آئی ہیں، ان میں سے بعض ذیل میں لکھی جاتی ہیں، اور ان کا جواب تحریر کیا جاتا ہے۔

(۱) بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ قرآن میں داڑھی کا حکم کہاں ہے؟ میں عرض کرتا ہوں کہ قرآن میں یہ کہاں ہے کہ جو قرآن میں ہو، بس اسی پر عمل کرنا لازم ہے، اور قرآن میں یہ کہاں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو مت ماننا، قرآن میں تو

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول (اطاعت کرو اللہ اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی) فرمایا ہے جس میں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حکم ہے، سورہ نساء میں فرمایا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی) اگر ایسے ہی قرآن کے ماننے والے ہو تو داڑھی رکھو اور حکم قرآنی پر عمل کرو، پھر یہ بات وہ لوگ کہتے ہیں جنہیں یہ بھی علم نہیں کہ قرآن کیا صیغہ ہے؟ پھر قرآن میں یہ بھی تو نہیں ہے کہ ظہر میں چار رکعت نماز فرض ہے، یہ رکعتوں کی تعداد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض باتوں کو ماننا اور بعض کو یوں کہہ کر رد کر دینا کہ قرآن میں نہیں ہے، بد دینی اور زندیقی کی بات ہے۔

پھر داڑھی کا حکم قرآن میں تلاش کرنے والے قرآن کے صاف صریح احکام ہی پر کب عمل کرتے ہیں، نہ فرض نمازوں کا اہتمام، نہ زکوٰۃ کی ادائیگی، نہ نفس و نظر کی حفاظت، نہ سود سے پرہیز، نہ کسب حرام سے اجتناب، بس داڑھی ہی کے لئے حکم قرآنی کی ضرورت ہے، شیطان نے گمراہی کا کیسا سبق پڑھایا ہے۔

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ کیا داڑھی ہی میں اسلام ہے؟ جواب یہ ہے کہ اسلام تو ہر اسلامی کام میں ہے، فرائض و واجبات کا تو بڑا درجہ ہے، مستحبات تک میں اسلام ہے۔ داڑھی بڑی چیز ہے اسلام کا یونیفارم ہے اس میں اسلام کیوں نہیں؟

پھر یہ کہ سنت کے مطابق استنجا کرنے میں بھی اسلام، ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا اور عمل کر کے دکھایا سب اسلام ہے کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے بچھانے میں سب میں اسلام ہے۔

(۳) بعض داڑھی منڈے یوں کہتے ہیں کہ ہم نے داڑھی والوں کو بہت دیکھا ہے، داڑھی کی آڑ میں شکار کرتے ہیں، لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے داڑھیاں بڑھا رکھی ہیں، داڑھی نہ رکھنے کی یہ دلیل بھی عجیب ہے، اول تو ہر جماعت میں اچھے برے ہوتے ہیں، بروں کو دیکھ کر اچھوں پر طعن کرنا ناسمجھی کی بات ہے، اگر کچھ لوگ دھوکہ دینے کے لئے داڑھی رکھتے ہیں تو اس سے دوسروں کو داڑھی منڈانا جائز نہیں ہو جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم فرمایا ہے اس حکم کو تو ہر حال میں ماننا ضروری ہے۔ اگر کچھ لوگ دھوکہ دینے کے لئے داڑھی رکھتے ہیں تو آپ اخلاص کے ساتھ اتباع رسول اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے داڑھی رکھیں اور جو شخص یوں کہے کہ داڑھی والے دھوکہ باز ہوتے ہیں، اس سے پوری دلیری کے ساتھ پوچھیں کہ میں داڑھی والا ہوں، میں نے کس کو دھوکہ دیا ہے؟ اور کس کی خیانت کی داڑھی والوں پر اعتراض کرنا کہ وہ دھوکہ باز ہیں، اور خود داڑھی منڈانے کے گناہ میں ملوث رہنا، اس سے آخرت کے مواخذ سے چھٹکارہ نہ ہوگا، ہر شخص اپنی آخرت کی فکر کرے۔ بعض نمازی دھوکہ دینے لگیں تو کیا نماز بھی چھوڑ دو گے؟

(۴) بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ قلب کی اصلاح اور باطن کا تصفیہ اور روح کا تزکیہ اصل چیز ہے، داڑھی نہ رکھی تو کیا ہوا؟ دل تو ہمارا

پاک صاف ہے، یہ بڑی جہالت کی بات ہے جس کا دل پاک صاف ہوتا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماں بردار ہوتا ہے، گناہ پر اصرار کرتے رہیں اور دل بھی صاف ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ سے بھی نفرت ہو، اور روح بھی پاک ہو؟ یہ تو الٹی منطق ہے۔

(۵) بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی منڈانا گناہ تو ہے، لیکن گناہ صغیرہ ہے، اول تو یہ بات غلط ہے کہ داڑھی منڈانا گناہ صغیرہ ہے، کیونکہ واجب کی خلاف ورزی گناہ کبیرہ ہوتی ہے، پھر گناہ صغیرہ کے ارتکاب کی کب اجازت ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن گناہوں کو معمولی سمجھا جاتا ہے، ان سے بھی بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر بھی مواخذہ ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۵۸ از ابن ماجہ)

پھر یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا یعنی برابر کرتے رہنا صغیرہ کو کبیرہ بنا دیتا ہے، بلکہ ڈاڑھی منڈانے کا گناہ تو ایسا ہے کہ جب تک اس سے توبہ نہ کرلے ہر وقت گناہ گاری میں شمار ہے، دوسرے گناہ تو ایسے ہیں کہ گناہ کرتے وقت گناہ ہیں لیکن یہ گناہ ایسا ہے کہ برابر گناہ میں شمار ہے، کیونکہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق داڑھی نہ ہو جائے اس وقت تک ہر وقت گناہ گار ہی ہے، داڑھی منڈانے والا آدمی نماز پڑھ رہا ہے حج کر رہا ہے، سو رہا ہے، کھا پی رہا ہے، اور ساتھ ہی اس وقت میں داڑھی نہ بڑھانے کے گناہ میں مبتلا ہے اور صبح شام ڈاڑھی مونڈ کر گناہ کی تجدید کرتا رہتا ہے یعنی بار بار گناہ کے عمل کو دہراتا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۶) بعض لوگ کہتے ہیں کہ ترک بھی داڑھی منڈاتے ہیں ا عرب بھی داڑھی منڈاتے ہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہیں؟ یہ بھی کوئی سوال ہے، جیسے تم فاسق مسلمان ہو، ایسے ہی وہ بھی فاسق مسلمان ہیں، عربوں یا ترکوں کا عمل حجت شرعیہ ہوتا تو اس بات کے کہنے کا موقع تھا، حجت شرعیہ تو قرآن و حدیث ہے، اس کے خلاف جو بھی کرے، فاسق ہو گا، اس میں عرب و عجم سب برابر ہیں۔

(۷) بعض لوگ علماء مصر کے قول و عمل کا سہارا لیتے ہیں کہ وہ داڑھی منڈاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ وہ بھی تو عالم ہیں، سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات کے مقابلہ میں کسی کے قول و عمل کا کوئی اعتبار نہیں، پھر مصر کے نام نہاد علماء جو یورپین طور طریق کے سیلاب میں بہہ گئے ہیں ان کے قول و عمل کو کیسے حجت بنایا جا سکتا ہے؟ جیسے آپ، ویسے ہی وہ، سچ ہے الجنس یمیل الی الجنس (ہر جنس اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی ہے) مصر میں ایسے حضرات بھی تو ہیں جو خدا ترس ہیں اور متقی ہیں سنت نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع کرتے ہیں آپ کے دل میں ان کی تقلید کا جذبہ کیوں نہ ابھرا؟ اپنے باطن کا جائزہ لے لیں۔

(۸) بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی نہ مونڈیں گے تو حکومتوں میں ملازمتیں نہ ملیں گی اور بڑے بڑے عہدوں سے رہ جائیں گے۔ اول تو گناہ کر کے نوکری لینے اور عہدے حاصل کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے حدیث شریف میں ہے ولا یحملنکم استبطاء الرزق ان

نبوه بمعاصی الله (اور تمہیں رزق دیر سے ملنا اس بات پر آمادہ نہ
رے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے ذریعہ رزق طلب کرنے لگو)۔
دوسرے ان لوگوں کی بات ہی سرے سے غلط ہے، دیکھو سکھ
داڑھی رکھتے ہیں، اس کے باوجود انہیں ملازمتیں ملتی ہیں، اور عہدے
بھی مل جاتے ہیں۔ داڑھی کے ساتھ ہندوستان کا ایک صدر سکھ بھی رہ
چکا ہے، بات یہ ہے کہ ملازمت صاحب ہنر کو ملتی ہے، ہم نے تو یہ دیکھا
کہ داڑھی والے انجینئر بھی ہیں، ڈاکٹر بھی ہیں، نہ صرف مسلمانوں کے
ملکوں میں، بلکہ کافروں کے ملکوں میں بھی اونچی پوسٹ پر ہیں، پھر دنیا دار
الاسباب ہے جس کا موقع لگ جاتا ہے سفارش وغیرہ سے ملازمت مل
جاتی ہے داڑھی منڈے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں، اور لمبی داڑھی والے
ونچی ملازمت پر پہنچ جاتے ہیں، اور سب سے بڑھ کر تقدیر کا فیصلہ ہے
اڑھی مونڈ کر گنہ گار ہو کر زندہ رہنا اور گناہ پر مرنا نا سمجھی ہے۔

(۹) بعض جاہل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس لئے داڑھی رکھی تھی کہ اہل عرب اس زمانہ میں داڑھی رکھتے تھے،
قوم اور قبیلہ کے رواج کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی داڑھی
رکھی، اب زمانہ داڑھی مونڈنے کا ہے اگر اس زمانہ میں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داڑھی مونڈتے (العیاذ
باللہ) ان بے دینوں کو یہ بات کہتے ہوئے ذرا شرم نہ آئی۔ انہیں معلوم
نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے ملت
ابراہیمی ؑ پر چلنے کا حکم فرمایا تھا۔ (ثم اوحینا الیک ان اتبع

ملت ابراہیم حنیفا)

اہل عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تھے، ان میں سے بہت سی چیزیں رواج پذیر تھیں ان میں جو کوئی چیز ملت ابراہیمی سے باقی رہ گئی تھی اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے باقی رکھا کہ وہ ملت ابراہیمی میں سے ہے (نہ کہ اس لئے کہ اہل عرب کے رواج میں ہے) اہل عرب لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے پیشاب پائخانہ کرتے وقت پردہ نہیں کرتے تھے داڑھیوں میں گرہ لگاتے تھے، ننگے طواف کرتے تھے جوا کھیلتے تھے، شراب پیتے تھے سود لیتے تھے، ان چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باطل قرار دیا تھا اور اپنی امت کو ان کے ارتکاب سے سختی کے ساتھ منع فرمایا، اور داڑھی بڑھانے اور مونچھیں تراشنے ناخن کاٹنے کو سنن فطرت میں سے بتایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیزیں وہ ہیں جس پر طبائع سلیمہ پیدا کی گئی ہیں جنہیں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے اختیار فرمایا جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم اور وطن کے رواج پر چلتے تو جھگڑا ہی کیا تھا؟ کیوں قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن ہوتی؟ اور مکہ مکرمہ چھوڑ کر ہجرت فرمانے پر کیوں مجبور ہوتے؟ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی بعثت اس لئے تھی کہ اقوام کی اصلاح کریں اور ان کو اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ کی تعلیم دیں، نہ یہ کہ ان کے رسوم و رواج میں شریک ہو کر ان کے متبع ہو جائیں۔

(۱۰) بعض داڑھی مونڈنے والے یہ جانتے ہوئے کہ یہ کام

حرام ہے، یوں بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم داڑھی رکھیں گے تو غیروں کی نظروں میں حقیر ہوں گے اور وہ ہمیں عزت کی نظر سے نہ دیکھیں گے، اللہ اللہ، کافروں کی نظروں میں عزت دار بننے کے لئے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ سے نفرت ہے؟ عزت دار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت دار ہو، کافر تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہیں ان کو دوزخ میں ذلت کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ (ویخلد فیه مهانا) ذلیلوں کی نظر میں عزت دار بننا اور اکرم الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کے خلاف دوسری صورت اختیار کرنا بڑی بھونڈی بات ہے، سورۃ نساء میں فرمایا۔ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (کیا ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہو بیشک ساری عزت اللہ ہی کے لئے ہے) اور سورہ منافقون میں فرمایا و لله العزة و لرسوله و للمومنين ولكن المنافقين لا يعلمون (اور اللہ ہی کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے اور ایمان والوں کے لئے اور لیکن منافقین نہیں جانتے) پھر کافروں کو کہاں تک خوش رکھو گے، وہ تو ہمارے مسلمان ہونے سے راضی نہیں ہیں، کیا ان کو خوش کرنے کے لئے ایمان چھوڑ دو گے۔ (العیاذ باللہ) سورہ بقرہ میں فرمایا ہے۔

ولن ترضى عنك اليهود والنصارى حتى تتبع ملتهم (اور آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک کہ آپ

ان کے دین کی اتباع نہ کرلیں۔"

کافروں دوزخیوں کو خوش کرنے کا خیال کرنا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنے والے عمل کرنا کون سا عقلمندی کا تقاضا ہے؟ خود ہی غور کرلیں، کافر اپنے کفر پر نہیں شرماتا جو دوزخ میں لے جانے والا ہے پھر ہم اپنے ایمان اور اعمال صالحہ پر کیوں شرمائیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اعزنا الله بالاسلام مهما نطلب العز بغير ما اعزنا الله به اذلنا الله (ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرما کر عزت دی ہے، اب اگر ہم اس کے علاوہ کسی چیز کے طلب کے ذریعہ عزت طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم کو ذلت میں مبتلا فرما دے گا) لوگوں کا یہ حال ہے کہ دفتروں میں کام کرنے والوں اور ساتھ کے اٹھنے بیٹھنے والوں کے سامنے جھینپتے ہیں کہ یہ لوگ داڑھی دیکھ کر اپنی سوسائٹی کا آدمی نہ سمجھیں گے اور حقیر جانیں گے ان کو راضی رکھنے کے لئے داڑھی مونڈتے ہیں میدان حشر کی ذلت کا دھیان نہیں اہل دنیا کی نظر میں حقیر نہ ہوں اس کے لئے شریعت کے حکم پامال کرتے ہیں، کیسی بے وقوفی کی بات ہے کہ جو لوگ ایک دن کی شیونگ کے پیسے بھی نہیں دیتے ان کو راضی رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا گوارا کر رہے ہیں مخلوق کی کیا حیثیت ہے جسے خوش کرنے کے لئے خالق کائنات جل مجدہ کو ناراض کیا جائے؟ خدارا آنکھیں کھولو، عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کرو جو حدیث کی رو سے سبب لعنت ہے (کما رواہ البخاری)

بعض ممالک میں تو یہ حال ہے کہ ہوٹلوں اور دفتروں میں داڑھی منڈا ہونا ملازمت ملنے کی شرط ہے، صاحب فرم اور ہوٹل کا مالک کہتا ہے کہ تمہاری قابلیت تو اچھی ہے مگر تمہاری داڑھی منڈی ہے، اس لئے ملازمت دینے سے معذوری ہے، یہ ان ممالک کی بات ہے جو مسلمانوں کے ملک ہیں اور اس میں وہی جذبہ کار فرما ہے کہ مختلف مذاہب اور مختلف علاقوں کے لوگ آئیں گے جو داڑھی کو پسند نہیں کرتے اور اسلامی صورت والے کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ کونٹر پر ایسا شخص بیٹھا ہوا ہو جو سراپا نصرانی بنا ہوا نظر آتا ہو، پتلون بھی کسی ہوئی ہو اور ٹائی بھی لگی ہوئی ہو داڑھی بھی منڈی ہوئی ہو، بیرے ہوٹلوں میں کام کرتے ہیں وہ بھی داڑھی منڈے منتخب کئے جاتے ہیں مخلوق کو خوش کرنا اور خالق کائنات جل مجدہ کو ناراض کرنا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مطہرہ اختیار کرنے والے کو حقیر جاننا اور داڑھی رکھنے کی سزا میں ملازمت نہ دینا کتنی بڑی بغاوت ہے ہر مسلمان غور کرلے۔

داڑھی رکھنا واجب ہے

بعض لوگ داڑھی مونڈنے کے جواز میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ یہ سنت ہی تو ہے سنت پر عمل نہ کرنا تو گناہ نہیں ہے یہ بھی بڑی بیہودہ دلیل ہے اول تو داڑھی رکھنا معنی معروف کے اعتبار سے سنت نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد متعدد احادیث میں

صیغہ امر کے ساتھ وارد ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے کا حکم فرمایا اور خود ہمیشہ داڑھی رکھی، اور خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام نے بھی داڑھی رکھنے کا اہتمام والتزام کیا یہ سب واجب ہونے کی دلیلیں ہیں، اور چاروں مذہبوں میں داڑھی رکھنا واجب ہے دوسری بات یہ ہے کہ اور اگر سنت کے یہی معنی لئے جائیں کہ وہ امر موکد اور واجب نہیں ہے تب بھی ایک مسلمان کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ یہ کسی دشمن خدا کی سنت ہے یا محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جن کی محبت کا خود بھی دعویٰ ہے۔ اب غور کریں کہ اس سنت کو چھوڑنا چاہئے یا اختیار کرنا چاہئے؟ ایمان کا کیا تقاضا ہے؟ اور انصاف کیا چاہتا ہے، عقل کیا کہتی ہے؟ محبت والے کے منہ سے ایسی بات نکلنا اور سنت نبویہ کو معمولی بات سمجھنا محبت اور ایمانی تقاضہ سے بہت دور ہے جسے محبت ہوتی ہے اسے تو محبوب کے در و دیوار سے محبت ہوتی ہے آپ ایمان والے ہیں محبت کا دعویٰ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ محبوب نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی صورت سے پیار ہے، یہ محبت کی کون سی قسم ہے؟

مرزا قتیل کا ایک واقعہ

داڑھی منڈے لوگوں کو یہ محبوب نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا نہ پہنچے مگر دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و

صورت اختیار کرنا منظور ہے، تف ہے ایسے فیشن پر، بزرگوں سے ایک واقعہ سنا ہے وہ بھی قابل ذکر ہے اور لائق عبرت ہے وہ یہ کہ مرزا قتیل ایک ہندوستانی شاعر تھے انہوں نے ایک عارفانہ نظم لکھی جو کسی طرح ایران پہنچ گئی وہاں ایک صاحب بہت متاثر ہوئے اور باقاعدہ مرزا قتیل کی زیارت کرنے کے لئے ہندوستان آئے جب مرزا قتیل کے دروازہ پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ داڑھی منڈا رہے ہیں حیرت میں رہ گئے اور مرزا قتیل سے کہا کہ آغا ریش می تراشی؟ (کہ آپ داڑھی تراش رہے ہیں؟) مرزا قتیل نے جواب دیا کہ بلے ریش می تراشم، دل کس رانمی خراشم (ہاں میں داڑھی تراشتا ہوں کسی کا دل نہیں چھیلتا ہوں) اس نوارد نے کہا بلے دل رسول اللہ مے خراشی (کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو چھیلتے ہو) یہ سن کر مرزا قتیل کو ہوش آیا اور فوراً اقرار گناہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

جزاک اللہ چشمم باز کر دی
مرا با جان جاں ہمراز کر دی

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ تجھے جزا دے، تو نے میری آنکھیں کھول دیں اور مجھے محبوب سے باخبر کر دیا) داڑھی منڈانے والے اپنی اس حرکت کو معمولی چیز سمجھتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ کس کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں؟ اور کس کی صورت سے عملاً بیزار ہو رہے ہیں؟

داڑھی کتنی ہو؟

یہاں تک داڑھی مونڈنے والوں سے باتیں ہوئیں اب ہم ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے ہیں جو داڑھی رکھتے تو ہیں لیکن پوری داڑھی نہیں رکھتے، داڑھی کاٹنے کے گناہ میں مبتلا ہیں، ان لوگوں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و عمل پسند نہیں ہے، ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو اس بارے میں خود ہی مفتی بن گئے ہیں نماز روزہ کے مسائل تو علماء سے پوچھتے ہیں اور داڑھی کے بارے میں خود ہی فتویٰ دے لیا کہ اتنی داڑھی ہونا کافی ہے جو دور سے نظر آ جائے بعض کہتے ہیں اتنی داڑھی ہونی چاہئے جو چالیس قدم سے دکھائی دے یہ ان لوگوں کی اپنی اپج ہے، دین شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اعفوا اللحی فرمایا جس کے معنی ہے کہ داڑھیوں کو خوب اچھی طرح بڑھاؤ شروح حدیث میں اور لغت کی کتابوں میں دیکھے بغیر خود ہی مفتی بن گئے، علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ الفاظ یکجا جمع کر دیئے ہیں جو داڑھی بڑھانے کے بارے میں حدیث شریف میں وارد ہوئے ہیں۔ ان میں لفظ ''اعفوا'' کے علاوہ وفروا، اوفوا ارخوا کے الفاظ بھی ہیں یہ سب الفاظ اچھی طرح بڑھانے پر دلالت کرتے ہیں، اور آخر لفظ یعنی ارخو کے معنی تو لٹکانے کے ہیں جو خود زیادہ بڑھانے کے معنی میں خوب واضح ہے یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوا اب آپ کا عمل دیکھو وہ کیا ہے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد نے دریافت کیا کہ آپ لوگ یہ کیسے جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر

میں قرات کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کے حرکت کرنے سے ہم کو آپ صلی اللہ علیہ ولم کا قرات فرمانا معلوم ہو جاتا تھا (رواہ البخاری وابو داؤد) صحیح مسلم میں ہے و کان کثیر شعراللحیۃ (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک زیادہ بالوں والی تھی) شمائل ترمذی میں ہے کہ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم کث اللحیته (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھنی داڑھی والے تھے) حافظ ابن جوزی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کان رسول الله صلی الله علیه وسلم عظیم اللحیۃ (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی داڑھی والے تھے)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا اور خود بھی بڑی گھنی داڑھی رکھی تواب چھوٹی سی داڑھی رکھنے کو دینداری سمجھ لینا اور یہ خیال کر لینا کہ داڑھی بڑھانے کا جو حکم ہے ہم نے اس کی تعمیل کر لی، سراسر بغاوت خود فریبی ہے کسی نے دو انگل بڑھائی ہوتی ہے کسی نے گال مونڈ رکھے ہیں ٹھوڑی پر ذرا سی چڑیا بٹھار کھی ہے کوئی موٹی مشین پھروا دیتا ہے کوئی چھوٹا سا ذرا سا دائرہ بنا لیتا ہے کسی کی فرنچ داڑھی ہے کوئی کسی کافر یا فاسق لیڈر کا فیشن اختیار کئے ہوئے ہے، یہ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل کے خلاف ہے ـــــ

بعض جاہل کہتے ہیں کہ ڈاڑھی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے لہٰذا جتنی بھی رکھ لے حکم کی تعمیل ہو جائے گی، ایک مشت کی پابندی مولویوں

نے نکالی ہے یہ ان لوگوں کی جہالت کی بات ہے۔ جب خوب اچھی طرح داڑھی بڑھانے کا حکم فرما دیا تو مقدار کیسے متعین نہیں ہوئی مولوی کی کیا مجال ہے جو اپنے پاس سے کچھ کہے، یہ مشت والی بات حضرت عمر اور حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے اگر آپ اس سے ناراض ہیں (حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین میں سے ہیں۔ جن کے اتباع کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے) تو اب اپنی داڑھی مت کاٹئے ان حضرات نے یہ سمجھ کر کہ ایک مشت ہو جانے سے اعفو پر عمل ہو جاتا ہے مشت سے زائد کاٹنے کا طریقہ اختیار کیا اور کسی صحابیؓ سے داڑھی کو اس سے زائد کاٹنا ثابت نہیں ہے، آپ کے خیال میں صحابہ کا عمل صحیح نہیں ہے تو بڑھاتے چلے جائیے اور ارشاد نبوی اعفوا او فوا ارخوا پر عمل کیجئے، یہ کیا دینداری ہے کہ خود سے مقدار تجویز کر لی کہ ذرا سی داڑھی رکھنا کافی ہے، اپنی طرف سے مقدار مقرر کرنا تو آپ کے نزدیک صحیح ہے جو صریح حدیث کے خلاف ہے اور مولوی نے جو حضرات صحابہؓ کے عمل کو سامنے رکھ کر مقدار بتا دی تو آپ مولوی کو کوس رہے ہیں خدارا حیلے بہانے چھوڑو اور غور کرو کیا اس لفاظی سے میدان حشر میں چھٹکارا حاصل ہو جائے گا، جہالت کی باتیں ترک کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی صورت بناؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مر مٹو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار فرمودہ طریقہ پر فدا ہو جاؤ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع شریعت دی ہے دین کامل دیا ہے ہمیں مغرب کے کافروں اور ملحدوں کی تقلید کی کیا

ضرورت ہے؟

اللہ جل شانہ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کی ایک نوع مذکر اور دوسری نوع مونث بنائی ان دونوں میں مختلف وجوہ سے امتیاز رکھا۔ شکل صورت علیحدہ علیحدہ بنائی۔ مردانہ اور زنانہ آوازوں میں فرق رکھا۔ مرد کو قوت اور قوام یعنی سردار اور ذمہ دار بنایا۔ عورت کو مرد کے مقابلے میں صنف نازک قرار دیا، اور ایک بہت بڑا فرق دونوں کے درمیان یہ رکھا کہ مردوں کے داڑھی نکلتی ہے اور عورتوں کا چہرہ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک اس سے عاری رہتا ہے، داڑھی مردوں کی فطری نشانی ہے جو مرد کو عورت سے ممتاز کرتی ہے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام داڑھیاں رکھتے تھے اور فطرت انسانیہ کے مطابق چلنے کی تعلیم دیتے تھے جب سے انسان دنیا میں آیا اسی وصف امتیازی کے ساتھ مرد اور عورت دنیا میں جیتے تھے اور اپنے اپنے متعلقہ کام انجام دیتے تھے۔ آخری دو تین صدیاں ایسی گزری ہیں جن میں داڑھی مونڈنے کا رواج چلا بت پرست آتش پرست اور دوسرے مشرک اور نصاریٰ پوری طرح اس سیلاب میں بہہ گئے اور انہوں نے زنانہ شکل صورت اختیار کر لی عجیب بات یہ ہے کہ ان گمراہوں کی دیکھا دیکھی مدعیان اسلام میں بھی لاکھوں افراد داڑھی مونڈنے کے گناہ میں مبتلا ہو گئے۔ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ کے مطابق اپنی صورت بنانے کو تیار نہیں۔ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صوت عدو اللہ کی یہ دورنگی و دینداری اور عقلمندی کے خلاف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشادات سے

انحراف ہے اور صریح بغاوت ہے، داڑھی منڈے لوگوں کو دیکھ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے اور سب سے زیادہ اس وقت کوفت ہوتی ہے جب منڈی ہوئی داڑھی لے کر حج اور عمرہ کے لئے جاتے ہیں اور یہی دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت لے کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے قریب ہو کر سلام پیش کرنے کی جرات کرتے ہیں اب تو حاجی کے لئے داڑھی رکھنا کوئی ضروری عمل نہیں سمجھا جاتا۔ ہمارے بچپن میں تصور بھی نہ تھا کہ کوئی حاجی داڑھی منڈا ہو سکتا ہے۔

مونچھیں تراشنا

مونچھیں تراشنا بھی سنن فطرت میں سے ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خالفوا المشرکین احفوا الشوارب داوفوا اللحی (کہ مشرکین کی مخالفت کرو اور مونچھوں کو اچھی طرح تراشو اور داڑھیوں کو خوب بڑھاؤ) چونکہ داڑھی مونڈنا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا طریقہ ہے اور داڑھیاں بڑھانا اور مونچھیں تراشنا حضرات انبیاء کرام علیہ الصلاۃ والسلام کا طریقہ ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں سختی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ من لم یاخذ شاربه فلیس منا (کہ جو شخص اپنی مونچھ نہ تراشے وہ ہم میں سے نہیں) مونچھیں بڑھاتے چلے جانا جیسا کہ مشرکین اور سکھ بڑھاتے ہیں

اور جیسا کہ پہلوانوں نے یہ طریقہ اپنا رکھا ہے شریعت اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور یہ طریقہ رحمتہ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے خلاف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں تراشتے تھے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے طریقے کو چھوڑنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے طریقوں کو اور اختیار کرنا ایمانی تقاضوں سے سراسر خلاف ہے، مونچھوں کے بارے میں احادیث شریفہ میں لفظ قص بھی وارد ہوا ہے اور لفظ احفوا اور انھکو بھی مروی ہے، آخر دو لفظ مبالغہ پر دلالت کرتے ہیں اس لئے مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرنا مندوب اور مستحب ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مونچھیں تراشنے میں اتنا مبالغہ کرتے تھے کہ اوپر کے ہونٹ کی کھال کی سفیدی نظر آتی تھی اگر مونچھوں پر موٹی مشین پھیر دی جائے یا قینچی سے خوب اچھی طرح تراش دیا جائے تو اس سے مبالغہ والی صورت حاصل ہو جاتی ہے، متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس پر عمل تھا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس کو اختیار فرمایا ہے اگر مبالغہ نہ کیا جائے اور مونچھوں کو اس طرح کاٹا جائے کہ اوپر کے ہونٹ پر کٹے ہوئے بال نظر آتے رہیں سکھوں اور پہلوانوں اور آتش پرستوں کی طرح بڑھے ہوئے بال نہ ہوں اور منہ میں اندر نہ گھسے جاتے ہوں نہ آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ہوں تو اس کی بھی گنجائش ہے جو لفظ

قص سے مفہوم ہوتا ہے اور بعض ائمہ نے بھی اس کو اختیار فرمایا ہے،

دوسروں کی ڈاڑھی مونڈنا

واضح ہو کہ اپنی داڑھی مونڈنا یا مشت سے کم کرنا حرام ہے ایسے ہی دوسرے کی داڑھی مونڈنا اور مقدار مذکور سے کم کرنا بھی حرام ہے اور اس کی اجرت لینا بھی حرام ہے باربری کا پیشہ اختیار کرنے والے اپنی روزی حرام نہ کریں وباللہ التوفیق

(ندائے شاہی ربیع الاول ۱۴۱۵ھ)

داڑھی

اسی موضوع پر حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری ثم المدنی کے ایک متعلق نے داڑھی کی اہمیت پر ایک نظم لکھی ہے وہ بھی ہدیہ نظرین ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبر کی کر لو کچھ تیاری
رکھ لو بھائی اب تو داڑھی
سامنا جب آقا کا ہو تو
جھکے نہ گردن شرم کی ماری

.... ○ ...... ○ ....

کیوں نہیں سنت یہ اپنائی
ان سی صورت کیوں نہ بنائی
گئی اکارت محنت ساری
رکھ لو بھائی اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

جس نے سنت کو اپنایا
اس نے بڑا نفع کمایا
گواہی دیں گے نبی تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

داڑھی منڈانا رسم کافر
فعل مشرک عادت آذر
غیروں کی کیوں نقل اتاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

داڑھی رکھی سب نبیوں نے
صدیقوں نے او سب ولیوں نے
تم نے کیوں یہ شکل بگاڑی
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

داڑھی مٹھی ایک بڑھاؤ
آگے بڑھے تو پھر کٹواؤ
بنو گے بندے پھر سرکاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

مومن کی ہے یہ تو نشانی
حشر میں جائے گی یہ پہچانی
زیب و زینت ہے یہ تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

داڑھی کی عظمت کو پہچانو
ہوش میں آؤ اے نادانو
اس نے تمہاری شکل سنواری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

مونڈھنا داڑھی یا کٹوانا
نامردوں کا فعل پرانا
کیوں مت تیری گئی ہے ماری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

داڑھی بڑھاؤ مونچھ کٹاؤ
نبی کی سنت سب اپناؤ
بن جاؤ گے سب درباری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

بھائی حقیقت اب نہ چھپاؤ
اچھے خاصے مرد بن جاؤ
ورنہ پہن لو گھگرا ساری
رکھ لو بھائی اب تو داڑھی

.... ○ ...... ○ ....

شیطاں کے مت جال میں آنا
شکل مسلماں کی سی بنانا
داڑھی تو ہے رحمت باری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ..... ○ ....

تاجر، دہقان، عالم، نائی
داڑھی سب کی وردی بھائی
تم نے کیوں پھر وردی اتاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ..... ○ ....

قبر میں جب کل جاؤ گے
آقا کو کیا منہ دکھلاؤ گے
عقل میں آئی بات تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ..... ○ ....

للہ داڑھی اب نہ منڈانا
اپنے نبی کا دل نہ دکھانا
سنت ان کی ہے یہ پیاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ..... ○ ....

جس نے نبی کے دل کو دکھایا
اللہ کو گویا اس نے ستایا
حشر میں ہوگی اس کی خواری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ..... ○ ....

مردوں کی ہے یہ آرائش
عورتوں کی ہے یہ فرمائش
مرد ہو تم یا بی بے چاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ..... ○ ....

شکل نبی کی جو اپنائے گا
رب کا پیارا وہ بن جائے گا
برسے گی اس پر رحمت باری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

.... ○ ..... ○ ....

محمد اسلم بھٹہ
ینبوع البحر سعودی عرب